

باسمه تعالی

## شناسنامه کتب خطی

مقام معظم رهبری حضرت آیت الله خامنه ای مدظله العالی

| | | | |
|---|---|---|---|
| عنوان | گلستان مترجم به اردو | | |
| مولف متن | مصلح الدین سعدی شیرازی | | |
| شارح | | | |
| محشی | | | |
| مترجم | | شماره اموالی | ٤١٠١١ |
| موضوع | ادبیات | تاریخ تألیف / تاریخ تحریر | ۱۲۸۴ ق |
| کاتب | | زبان | فارسی - اردو |
| نوع خط | نستعلیق | طول / عرض | |
| عدد اوراق | | کاغذ | نخودی صنعتی |
| تعداد سطر | ١٤ | جلد | تیماج قهوه‌ای تیره |
| تاریخ ارسال | دی ماه ۱۳۸۸ | شماره خصوصی | |
| ملاحظات | ترجمه زیرنویس است | | |

تنظیم کننده:

گلستان شیخ سعدی شیرازی

بسم الله الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے رحمان اور رحیم

منت مر خدای را عز و جل که طاعتش موجب قربت است

احسان خاص خدا کی لیے ایسا کہ بزرگ اور برتر کہ طاعت اوسکی سبب نزدیکی کا ہے اور

بشکر اندرش مزید نعمت هر نفسی که فرو میرود ممد حیات است

ساتھ شکر اوسکی زیادتی نعمت کی جو دم [illegible] جاتا ہی مدد کرنیوالا زندگی کا ہے

و چون بر می آید مفرح ذات است پس در هر نفسی دو نعمت موجود

اور جو باہر آتا ہی تفریح ذات کی [illegible] دو نعمتیں موجود

است و بر هر نعمتی شکری واجب [illegible] از دست و

موجود ہیں وہر ہر [illegible] کی شکر اوسکا واجب ہے ہاتھ اور

[illegible] بر آید کز عهده شکرش بدر آید اعملوا آل داود

[illegible] سی جو باہر آئے عہده شکر سی اوسکی باہر اوے عمل میں لاؤ ای آل داود

شکرا و قلیل من عبادی الشکور قطعه بنده همان به که

شکر اور تہوڑا ہی [illegible] شکر بنده وہی بہتر کہ

ز تقصیر خویش عذر بدرگاه خدا آورد ورنه سزاوار خداوندیش

[illegible] درگاه خدا کی لاوے اور نہیں لائق خداوندی اوسکی کے

کس نتواند که بجای آرد باران رحمت بیحسابش همه را رسیده

[illegible] طاقت رکہتا بجا لا[illegible] رحمت بیحساب اوسکا سب جگہہ پہونچا

و خوان نعمت بیدریغش همه جا کشیده پرده ناموس

[illegible] نعمت بیدریغ اوسکا [illegible] کہیچا پرده ناموس

بندگان بگناه فاحش ندرد و وظیفه روزی خواران بخطای

[illegible] کا ساتھ گناه کی [illegible] نہ [illegible] روزینہ رزق کہانیوالوں کا ساتھ [illegible]

نتواند از گوشه برخاست فرد جوانی سخت می باید که از

سنکی کو نہیں سی اوٹھتا جوان سخت کو چاہیی که

شهوت بپرهیزد که پیر سست رغبت را خود آلت

شہوت سی پرہیز کرے کہ بڈہی سست رغبت کی آپ آلت

برنمی خیزد حکمت حکیمی نامور را پرسیدند که درختان را خدای

نہیں اوٹھتی ایک حکیم نامور کو پوچھا کہ درختوں کو خدا نی

عزوجل آفریده است و برومند هیچ یک را آزاد نخوانده

عزوجل نی پیدا کیا ہی اور پہل دیا ہے کسی ایک کو آزاد نہیں کہا

اند مگر سرو را که ثمر ندارد گوئی درین چه حکمت ست گفت هر

ہی مگر سرو کو کہ پہل نہیں رکہتا کہی تو بیچ اسکی کیا حکمت ہے کہا ہر

یکی را دخلی هست معین بوقتی معلوم گهی بوجود آن تازه

ایک کو دخل ہی معین اوپر وقت معلوم کی کسی ساتہ ہونی اوسکی تازہ

اند و گاهی بعدم آن پژمرده و سرو را هیچ ازین نیست و همه

ہی اور کسی ساتہ نہونی اوسکی پژمردہ اور سرو کو اسی نہیں ہے اور سب

همه وقت خوش است و اینست صفت آزادگان قطعه

سب وقت خوش ہے اور یہ ہی صفت آزادوں کی

برین که می گذرد دل منه که دجله بسی پس از خلیفه بخواهد

اوپر اسکی کہ گذرتا ہی دل نرکہہ کہ دجلہ بہت بعد خلیفہ سی بہاہے

گذشت در بغداد گرت ز دست برآید چو نخل باد کریم

گذری بیچ بغداد کی اگر تیری ہاتہ سی براوے جو درخت ہو اتہنے

ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد حکمت دو کس

اور جو تیر ہاتہ سی نہ اوی مانند سرو کی رہ آزاد دو آدمی

مردند تحسر بردند یکی آنکه داشت و نخورد دیگر آنکه دانست و نکرد

مرین حسرت لیجاکر ایک وہ رکہتا تہا اور نہ کہایا دوسرا وہ کہ جانتا تہا اور نہ کیا

کس نبیند بخیل فاضل را که نه در عیب گفتنش کوشد و کریمی

قطعه کوئی نہ دیکہی بخیل فاضل کو کہ نہیں بیچ عیب کہنی اوسکی کوشش کرے اور جو ایک کریم

دو صد گنه دارد کرمش عیبها فرو پوشد تمام شد

دو سی گنہ رکہتا ہی کرم اوسکا عیبوں کو چہپائے

جمله حجم کتاب هذا

۵۱۰ صفحه است

علي ساكنها الالف التحية والثنا بتاريخ يكم جمادي الاولى

سنه ۱۲۸۲ هجري النبوي صلعم

كتبه كمترين بندگان رب قادر

حاجي محمد جعفر عرف

بزرگي مرزا عفي عنه

کد ۹ ق

کا ۹ ق